نسرین طاہر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلم

سلام اس ذات اقدس پر سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکان پر

سرکار دو عالم محمدؐ پر لاکھوں درود و سلام کہ جس کا ہر عمل، جس کی ہر ادا وحی الٰہی کا اسرار لیے ہوئے ہے۔ لاکھوں درود اس مہر علم و عمل پر کہ اس کے طلوع ہونے سے تمام کفر و ظلمت کے اندھیرے چھٹ گئے اور رفتہ رفتہ سب اس کی عظمت کے معترف ہو گئے۔ وہ رسول اُمی جس کا معلم خدا، عدل جس کی کرسی، علم جس کی کملی، رحم و کرم جس کا عَلَم منشا الٰہی جس کے اخلاق، صلہ رحمی جس کا درس، ہمارے پیارے نبی اکرم جن کو خاتم الانبیاء کا اعزاز حاصل ہوا۔ اللہ کے رسول اور بندے کی حیثیت سے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے اور زندگی گزارنے کے وہ زریں اصول ہمیں سکھائے جن کو صراط مستقیم کہا جاتا ہے جو یقیناً کامیابی کا سفر ہے۔ یہی وہ سفر ہے جس پر چل کر رب الٰہی کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

وہ ابر فیض نعیم بھی ہے ،نسیم رحمت شمیم بھی ہے
شفیق بھی ہے ،خلیق بھی ہے ،رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے

بانی اسلام محمد ﷺ:

جہاں تک اسلام کے بانی عظیم کا تعلق ہے تو آپؐ کی زندگی ایک ایسے زمانے میں بسر ہوئی جسے ”تاریخی زمانہ“ کہا جاتا ہے۔ تخلیق کائنات کے روز اول سے اللہ کے احکام اور اس کی منشا سے اشرف المخلوقات کی صحیح رہنمائی کے لیے انبیائے کرام کا سلسلہ جاری ہوا لیکن دین کی تکمیل بحیثیت استادِ کامل اور اخلاق حسنہ صرف محمدؐ کی ذات مبارکہ

Scanned by CamScanner

ہی کو حاصل ہے اس کی اصل وجہ آپ کی دلآویز شخصیت ہے۔

دلآویز شخصیت کا انمول راز:

داعی اعظم کی دلآویز شخصیت کی عظمت کا اصل راز یہ ہے کہ آپؐ کے قول وعمل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ آپ اپنی تعلیمات کا اعلیٰ ترین نمونہ تھے جو دوسروں کو بتاتے وہ پہلے خود کر کے دکھاتے بلکہ عمل کا ایسا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کر کے دکھاتے کہ دل بے ساختہ اس کی پیروی کرنے لگتا۔

آپؐ انسان ہی تھے اور انسانوں ہی میں پیدا کیے گئے، انسانوں ہی کی طرح پیدا کیے گئے اور انسانوں ہی میں آپؐ نے زندگی کے شب و روز گزارے۔ آپؐ باپ بھی تھے، بھائی بھی، بیٹے بھی، چچا، خالو، نانا بھی، عمر بھی چھوٹے بھی تھے اور بزرگ بھی، رفیق بھی تھے۔ خسر بھی، تاجر بھی تھے، گاہک بھی آقا و مولیٰ بھی تھے۔ محنت کش بھی مگر کسی آنکھ نے رسولؐ کی شخصیت میں کوئی جھول نہیں پایا۔ آپؐ انسانیت کے لیے اسوہ کامل بھی تھے، تعلقات، خاندان، جلوت و خلوت غرض ہر مقام اور محل پر مختلف لوگوں سے واسطہ رہا لیکن ہر دل نے یہی کہا۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

علم کا مفہوم:

لغت کے اعتبار سے تعلیم کا مادہ "علم" (ع ل م) ہے تعلیم عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو علم سے مشتق ہے جس کی معنی دانائی، سمجھ، عقل و دانش مندی کے ہیں۔ اس سے مراد بار بار کثرت کے ساتھ خبر دینے کے بھی لیے جاتے ہیں۔ علم سے مراد محض چند مذہبی کتب کا علم نہیں بلکہ غور و فکر، تحقیق و تفکر پیہم تجربات سے مخفی حقائق سے پردہ اٹھانا ہے بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک قوم خود آگہی حاصل کرتی ہے اور یہ عمل اس قوم کو تشکیل دینے والے افراد کے احساس و شعور کو نکھارنے کا ذریعہ ہے۔ یہ نئی نسل کی ذہنی

وتربیت ہے جو اسے زندگی گزارنے کے طریقوں کا شعور دیتی ہے ۔انسان میں زندگی کے مقاصد کا احساس پیدا کرتی ہے ۔ داعی اعظم نے علم سیکھنے سکھانے پر بہت زور دیا ہے۔

ارشاد نبوی ہے کہ:

"طلب المعلم فریضة عل کل مسلم" (صحیح بخاری)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

"وطلب العلم افضل عندالله من الصلوة و الصیام و الحج و الجهاد فی سبیل الله" (ابن ماجہ)

اللہ کے نزدیک علم کا حصول نماز، روزہ، حج اور اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی افضل ہے۔

ارشاد نبوی ہے کہ: "العلم افضل عبادة" علم بہترین عبادت ہے۔

غرض کہ علم کی فضلیت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ یہ صرف علم ہی تھا جس کی بدولت آدم کو تمام جہانوں اور مخلوقات میں افضلیت کا درجہ دیا گیا۔

علم کی اقسام:

اسلام نے علم کے حصول میں اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کیا ہے۔علم کی دو گروہوں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔

۱۔ علم نافع

۲۔ علم مضر

علم نافع:

علم نافع سے مراد وہ علم جو نفع پہنچائے جو ذات باری تعالیٰ سے متعلق ہو، قدرت کائنات سے متعلق ہو جس میں انسانی ذات اور اس کا منصب و کار منصب معلوم ہو رسول ﷺ کی دعا ہے: "ربی زدنی علما" (سورة طٰہٰ:۱۱۶) ۔ یہ دعا علم نافع کے متعلق تھی۔

ارشاد نبوی ہے کہ:

"الّٰلھم انی اعوذبک من علم لاینفع" (صحیح بخاری)

"اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو نفع بخش نہ ہو۔

علم مضر:

علم مضر سے مراد وہ علم ہے ضرر پہنچانے والا ہو۔ اس میں وہ تمام علوم شامل ہیں جس سے انسانیت کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ یعنی شیطانی کام بھی اس ہی میں داخل ہیں۔ جادو سیکھنا، مختلف آلات کا علم سیکھنا، مختلف مضر ادویات کا علم وغیرہ وغیرہ اس علم سیکھنے والوں کو قرآن مجید جاہل کہتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قل ھل ستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون" (الزمر:۹)

"اے محمد کہہ دیجئے صاحب علم اور جاہل برابر نہیں۔"

"فمنع سبحانہ الماوہ بین العالم و الجاھل"

ترجمہ: بس اللہ جل شانہ نے عالم اور جاہل میں برابری کرنے کو منع کیا۔

اسلام کا نظریہ تعلیم:

علم انسانیت کو جاہلیت سے نکال کر روشنیوں میں لاتا ہے مفکرین کے مطابق کسی شے کی حقیقت کا نام علم ہے۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت مسلم ہے تاریخ انسانیت میں یہ مقام اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ سراپا علم بن کر آیا اور تعلیمی دنیا میں ایک گہرا انقلاب کا پیام برپا ہوا۔" اسلامی نقطہ نظر سے انسانیت نے اپنے سفر یا تاریخ کا آغاز جہالت و گمراہی سے نہیں بلکہ علم وعمل سے شروع کیا۔"

تخلیق آدم کے بعد خالق حقیقی نے انسان اول کو سب سے پہلے جس چیز سے سرفراز فرمایا وہ علم اشیاء تھا۔ یہ اشیاء کا علم ہی ہے جو انسان کو تمام مخلوقات سے ممتاز و منفرد رکھتا ہے اور انسان کی برتری تمام مخلوقات پر قائم کرتا ہے۔ اسلام سے سوا دنیا میں کوئی مذہب یا تمدن ایسان نہیں ہے جس نے تمام انسانوں کی تعلیم کو ایک بنیادی ضرورت قرار دیا

Scanned by CamScanner

ہو۔ ''یونان اور چین نے غیر معمولی علمی اور تمدنی ترقی کی لیکن وہ بھی تمام انسانوں کی تعلیم کے قائل نہ تھے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''و انزل اللہ علیک الکتاب و الحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً'' (النساء:۱۱۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر کتاب و دانائی نازل فرمائی اور آپؐ کو وہ سکھایا جو وہ پہلے نہیں جانتے تھے اور یہ آپؐ کی ذات پر بہت بڑا اللہ کا فضل تھا۔

رسول اکرم پر نازل ہونے والی وحی اسلام کا نظریہ علم واضح کردیتی ہے اور تعلیم کی ضرورت کو بھی باور کرادیتی ہے۔

''اقراء باسم ربک الذی خلق ،خلق الانسان من علق اقراء وربک الاکرم الذی علم بالقم علم الانسان مالم یعلم'' (العلق۔1-0)

معلم کا مقام:

اسلام میں معلم کے مقام اور اس کی عظمت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں رسولؐ نے فرمایا:

''علماء انبیاء کے وارث ہیں۔''

دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ:

''جب اللہ کسی کے ساتھ خیر کا رادہ کرتا ہے تو اسے دین کا فہم عطا فرماتا ہے۔''

قرآن کریم میں بھی معلم کے مقام کو اس طرح واضح کیا گیا ہے کہ:

''ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیر اکثیرا'' (البقرہ:۲۲۹)

اور جس کو فہم وفراست عطا ہوئی سو اسے بہت زیادہ بھلائی سے نوازا گیا۔

''انما یخشی اللہ من عبادہ العلما'' (الفاطر:۲۸)

اللہ کے بندوں میں صرف علماء پر اس کی خشیت طاری ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

قرآن کریم میں علماء اکرام کو عبادت گزار بندوں پر فضیلت دی گئی جس کو رسول ؐ نے کچھ اس انداز سے بیان فرمایا ہے کہ:

''عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے سب سے ادنی پر''

اسلام سے قبل آنے والے انبیاء المرسل اور مصلحین کی تعلیم و تربیت کا دائرہ محدود تھا اور ایک محدود طبقہ ہی ان سے استفادہ حاصل کرسکتا تھا۔ اس کے علاوہ دنیا کے پاس جو طبعی معلومات تھیں ان میں دیوتاؤں کے کرشمے شامل ہو چکے تھے۔ ان کے عقیدے کے مطابق ہر کام کا ایک دیوتا ہوتا اس لیے طبعی عوامل کی طرف ان کی توجہ بالکل مبذول نہ ہوسکی۔ اسلامی تہذیب نے وحدت خالق اور وحدت مخلوق کا نظریہ دیا۔ وحدت قانون سے یا وحدت خالق سے طبعی قانون کی ابدیت اور آفاقیت کا اعتقاد پیدا ہوتا ہے۔ ایک طرف تو قانون کی آفاقیت کا عقیدہ تو دوسری طرف انسان کو صحیح علم کی حدود میں رہنا بھی سکھایا ارشاد تعالی ہے کہ:

''ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنه مسوة (بنی اسرائیل)

رسول اکرم ﷺ بحیثیت معلم:

بنی نوع انسان کا معلم اعظم:

آج سے چودہ سو برس بیشتر حضرت محمد نے مسلم معاشرے کو تربیت دی اور ہر شعبہ زندگی میں اس کو تعلیم سے آراستہ کیا۔ آپ نے مسلم معاشرے کو کسی خاص قوم، نسل، رنگ یا زبان کے ساتھ مختص نہیں کیا بلکہ اس کو ایک عالمگیر معاشرہ قرار دیا جس کے سارے افراد ہر زمانے اور ہر خطہ اراضی میں بھائی بھائی اور ایک دوسرے کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ قیامت تک کے لیے انسان کے نام لیوا مساوات کے علمبردار اور ایک اللہ (توحید) کے پوجنے والے اور رسول کے ماننے والے ہیں جن کے بعد کوئی نبوت کا دعویدار نہیں بن سکتا اور اسی لیے آپ نے تکمیل دین کا اعلان کیا اور قرآن حکیم کی تعلیم دی۔

Scanned by CamScanner

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" (المائدہ۔۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر کامل کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

کتاب ہدیٰ کا پہلا سبق پہلی وحی:

اقراء سامی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آواز کے ساتھ پڑھنا نہ کہ صرف لکھی ہوئی چیز پڑھنا جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ہونے والے رسول پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ لیکن فرشتے نے پھر بھی پڑھنے پر مجبور کیا کہ: "اقراء براسم ربک الذی خلق"

اس طرح اس رسول اُمی کو اللہ نے خود سکھایا یعنی مکمل استاد کی شاگردی نصیب ہوئی اور طالب کو ایسا استاد نصیب ہو تو وہ کیسے بلند مرتبہ پر فائز نہ ہو۔

اسی لیے تو آپؐ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ امت اور عالم انسانیت کے لیے درس آموز ہے۔ لیکن آپؐ کی معلمانہ زندگی کا باقاعدہ آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب آپ کو منصب نبوت تفویض کیا گیا اور آپؐ نے اپنے مشن کا آغاز کیا۔

پہلی درسگاہ:

مسجد نبویؐ میں ایک صفہ (چبوترہ) چھپروں کے نیچے حضورؐ نے اس لیے قائم کیا تھا کہ دور دور سے جو لوگ طلب علم کے لیے آتے تھے انہیں اسی میں ٹھہرایا جائے اور تعلیم دی جائے اس صفہ کے رہنے والوں کی خبر گیری مسلمانوں کے سپرد تھی۔ تاریخ اسلام کی اس پہلی درس گاہ میں مختلف اوقات میں کم و بیش ستر اسی طلباء تک رہتے تھے۔ ان میں سے کچھ تو دن میں لکڑیاں جنگل سے لا کر بیچتے اور اپنا کام چلاتے تھے اور رات کو پڑھتے تھے۔ اصحاب ثروت حضور کے ایما پر ان کی امداد بھی کرتے تھے۔ آنحضرت خود ان لوگوں کے کھانے پینے کی نگرانی کرتے تھے کوئی خراب و ناقص چیز ان لوگوں کے لیے بھیجی جاتی تو آپؐ اس پر عتب کا اظہار فرماتے۔ اس درس گاہ کے چانسلر خود سرور عالم تھے۔ ان صحابہ کو "اضیاف اللہ"

Scanned by CamScanner

کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تعلیم کی تحصیل ہی ان کی کل زندگی کا مقصد تھا اور وہ تمام اہل اخلاق کے متصف تھے۔ اس یونیورسٹی کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس کے چانسلر وہ تھے جن کو صرف اور صرف اس یونیورسٹی کا مفاد عزیز تھا اسی وجہ سے یہ تعلیم دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی۔

مدینہ کے دیگر تعلیمی ادارے:

دور نبوی میں مسجد نبوی کے علاوہ تقریباً ۹ مساجد کا ذکر ملتا ہے جن کو بنیادی اداروں کی حیثیت حاصل تھی ان کے نام یہ ہیں۔(۱)

۱۔ مسجد نبوی زریق

۲۔ مسجد جہینہ

۳۔ مسجد بنی ساعدہ

۴۔ مسجد بنی الاشھل

۵۔ مسجد بنی عمرو بن مبذول

۶۔ مسجد بنی ذریق

۷۔ مسجد بنی سلمہ

۸۔ مسجد غنار

۹۔ مسجد نبو اسلم

آپ کے وصال سے قبل صرف مدینہ منورہ میں تقریباً تین مساجد ایسی تھیں جہاں تعلیم و تدریس کا بندوبست تھا اور یہاں لوگ عقائد و خلاق کی تعلیم حاصل کرتے تعلیم کے فروغ میں مساجد کی اہمیت سے آج بھی صرف نظر ممکن نہیں۔

صفہ کی طریقہ ہائے تدریس اور نصاب:

صفہ کا طریقہ تدریس یہ تھا کہ ایک شخص قرآن پاک پڑھتا اور دوسرے تمام لوگ

Scanned by CamScanner

اس کو سنتے اور سمجھتے تھے ۔اس کے علاوہ ہر انصاری کا گھر ایک مکتب بنا ہوا تھا۔ جو مہاجر باہر سے آتے وہ انصاریوں کے سپرد کر دیئے جاتے ۔مہمان داری کا سب سے بڑا فریضہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تعلیم ہی تھی ۔ چنانچہ وفد عبدالقیس جب واپس چلا تو اس کے معترفانہ الفاظ یہ تھے کہ ''انصار ہم کو ہمارے خدائی کتاب اور پیغمبر کی سنت سکھاتے ہیں۔''

رسول اکرم نے جو امراء و اعمال مختلف علاقوں میں مقرر فرمائے تھے ان کا سب سے مقدم فریضہ کتاب و سنت کی تعلیم ہی قرار پائی تھی ۔مثلاً آپؐ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا قاضی بنایا تو اس تقرر کا یہ مقصد قرار پایا کہ ''لیعلم الناس القرآن و شرائع الاسلام'' یعنی تا کہ قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم دیں۔

صفہ کے اساتذہ اور نصاب تعلیم:

اس اقامتی ادارے کے نصاب تعلیم میں قرآن حدیث، فقہ، فن، قرآت، تجوید، فن سپاہ گری، اور لسانیات وغیرہ شامل تھے۔ کاتب وحی حضرت زین بن ثابت نے سترہ دن میں عبرانی زبان پر عبور حاصل کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ سریانی فارسی، قبطی اور حبشی زبانیں بھی جانتے تھے ۔حضرت عبداللہ بن زبیر بھی متعدد غیر ملکی زبانوں سے باخبر تھے۔ رسولؐ دیگر ممالک سے ان کی معرفت خطوط کے ذریعے رابطہ فرماتے۔ فن سپاہ گری کی تعلیم عام تھی مسجد نبوی کے صحن میں اس کی مشق کی جاتی تھی ۔اس کے علاوہ بچوں کو ابتدائی عمر میں ہی نشانہ بازی، تیراندازی اور تیراکی وغیرہ کا علم دے دیا جاتا تھا۔ گھڑ سواری کے مقابلے ہوتے اور انعامات تقسیم کیے جاتے۔

رسول اکرم کا طریقہ تدریس:

رسالت مآب کا طریقہ تعلیم دنیا کے تمام معلمین سے بالکل جداگانہ تھا جس کی کوئی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ:

Scanned by CamScanner

''پیغمبر ایک دن لوگوں کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا اور کہا۔ ایمان کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ اللہ، اس کے فرشتوں کا تم یقین کرو، اس سے ملنے کا اور اس کے رسولوں کا یقین کرو اور قیامت یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین کرو۔'' اس نے کہا! اسلام کیا ہے؟ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ اللہ کی بندگی کرو اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نماز ادا کرو، فرض زکواۃ ادکرو، رمضان کے مہینے کا روزہ رکھو۔'' اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ ''رسولؐ نے فرمایا! جب تم عبادت کرو تو یقین کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ یقین کرو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔'' اس نے پوچھا قیامت کب ہوگی؟'' آپؐ نے فرمایا! جب لونڈی اپنے آقا کو جنے، جب اونٹ چوپائے چرانے والے مکان بنانے میں ایک دوسرے سے بلند ہونے لگیں۔''

۱۔ آپؐ کے اصول تعلیم بھی تقریباً وہی تھے جو دوسرے انبیاء کے تھے۔ آپؐ کا مقصد عوام و خواص دونوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہی تھا۔ مگر تاریکی و جہالت حد سے زیادہ تھی اس وجہ سے اس طرح اسلوب تقریر تھا کہ ان کی ہر بات خاص وعام کے دل میں اثر کر جائے۔ البتہ آپؐ کی گفتگو میں ایسے اشارات بھی ہوتے کہ اس کو صرف خاص عاقل و دانش مند ہی سمجھتے تھے۔

۲۔ آپ کو بہترین ذہن کاملہ عطا ہوا تھا اس کے باوجود رسولؐ بات نہایت سادہ زبانی اور محبت بھرے انداز سے کرتے۔

۳۔ آپؐ کی تعلیم کا اصل الاصل مقصد لوگوں کے اخلاق کی درستگی کرنا تھا کیونکہ بعثت اتنی سخت قوم میں ہوئی تھی جہاں پر لوگ (بھائی بھائی کو کھا جاتے تھے)

۴۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

''ایک دن جبرائیل امین غیر معروف شخص کے روپ میں بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور نہایت ادب کے ساتھ ایمان، اسلام، احسان اور قیامت سے متعلق

دریافت کیا۔ آپؐ نے ان کے جوابات دیئے اور جب وہ واپس چلے گئے تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ جبریل تھے جو تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

آپؐ اور آپؐ کے معلمین کا طریقہ تدریس نفسیاتی نقطہ نظر سے نہایت عمدہ سہل اور موثر و دلنشیں تھا۔ آپ بات کو تین بار کہتے اور جاہلوں کو نہایت تحمل کے ساتھ بات سمجھاتے کہ ان کے دل میں اتر جاتی۔ مثلاً ایک بدو مسجد نبویؐ میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ اکرامؓ نے اسے سختی سے منع کیا مگر وہ نہ مانا اس کا ذکر جب رسولؐ سے کیا تو رسولؐ نے فرمایا اس کو کرنے دو اور بعد میں پانی منگوا کر اس کو صاف کروا دیا اور اس کے بعد اس کو مسجد میں بلوا کر اس کو تعلیم دی اس کے بعد اس نے عمر بھر اس طرح کی حرکت کرنے کی جرات نہیں کی۔

آپؐ صحابہ اکرام کو مثالوں سے سمجھاتے تھے۔ ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے مربع کا خط کھینچا اور درمیان میں ایسی لکیر کھینچی جو مربع کی شکل سے باہر جا رہی تھی اور درمیانی لکیر کے ایک جانب چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچ دیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ موت اس کو احاطہ کیے ہوئے ہے اور یہ باہر لکیریں اس کی خواہشات ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

آپؐ کی تعلیم کے دو پہلو:

رسولؐ دین کی تعلیم دو طریقوں سے دیتے تھے۔ ایک اپنے ارشادات کے ذریعے اور دوسرے اپنے عمل کے ذریعے۔ مسلمانوں کو یہ حکم تھا کہ وہ رسولؐ کی پیروی کریں یعنی اس طریق پر عمل کریں جس طرح وہ اپنے رسولؐ کو کرتے دیکھیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" (آل عمران:۳۱)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت

کرے گا۔

فروغ علم کے لیے رسول اللہ کا اہتمام:

غزوہ بدر میں قریش مکہ کے بعض لوگ قیدی بن کر آئے ان کے [illegible] کی رہائی کے لیے مالی فدیہ لے کر آئے۔ اگرچہ اس وقت مسلمانوں کو شدید مالی [illegible] کا سامنا تھا۔ پھر بھی رسولؐ نے مالی فدیہ لینے سے انکار کر دیا اور فدیہ کے طور پر [illegible] ذمہ یہ لگایا کہ وہ دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ فروغ علم کے لیے رسول اکرمؐ کا یہ انوکھا اقدام تھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

فروغ تعلیم میں آپ کی مساعی:

آپ نے تعلیم کے فروغ کے لیے متعدد طریقے اختیار کیے جب آپ کسی [illegible] علاقے کا گورنر مقرر کرتے تو ان کے جملہ فرائض مثلاً اقامت صلوٰۃ، تقاضائے دین کی ذمہ داریاں، لوگوں کے حقوق کے مکمل تحفظ کے علاوہ ان کو مستقل معلم کی حیثیت حاصل تھی وہ مسلمانوں کو اصول دین اور امور شریعت سے روشناس کراتے۔ عہد نبوی میں اسلام پورے صحرائے عرب میں پھیل گیا اس کے علاوہ مفتوحہ علاقوں میں معلمین روانہ کرتے ہر قبیلے قریہ میں ایک معلم قرآن مقرر کر دیا جاتا تھا۔ جو قرآن و حدیث کی تعلیم دیتا۔ نجد کے بعض قبائل نے معلمین بھیجنے کی خواہش ظاہر کی مگر بعد میں ان کو قتل کر دیا گیا جس بات کا آپ کو زندگی بھر رنج رہا۔

اصحاب صفہ کی اخلاقی تربیت:

ایک طرف رسولؐ لوگوں کو طلب علم کرنا اور اس کی خدمت کا درس دیتے تھے۔ دوسری طرف اگر کسی طالب علم سے خطا سرزد ہو جاتی تو اس پر خفگی کا اظہار فرماتے۔ چنانچہ اسی صفہ کے ایک طالب علم کا انتقال ہوتا ہے۔ غسل کے وقت کرتے سے ایک اشرفی نکلتی ہے اس وقت رسولؐ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہیں۔

"کیۃ من النار"

آگ میں داغنے کا ایک آلہ

اور یہ آواز سن کر مجمع تھرا اٹھتا ہے۔ مطلب یہ کہ طالب علم کو اپنی نگاہ بلند رکھنی چاہیے۔ ہوس زر کا شکار نہیں ہونا چاہیے جو ایسا کرے گا اس کا روپیہ دوزخ میں داغنے جانے والا آلہ بن جائے گا۔

تعلیمات نبویؐ حاکم وفرمانروا کے لیے:

محبوب سبحانیؐ جن کے لیے یہ دنیا تشکیل دی گئی وہ حاکم بھی تھے اور فرمانروا بھی رسولؐ کی تعلیمات زندگی کے ہر گوشے کو شگفتہ و تابناک کرتی ہیں۔ بحیثیت حاکم اور بحیثیت فرمانروا کس طرح اپنے فرائض منصبی کو انجام دینا چاہیے اس کو تعلیم نبوی میں دیکھتے ہیں۔ رسول اکرمؐ کی اطاعت قرآن مجید میں اس طرح بیان ہو رہی ہے۔ ارشاد ربی ہے کہ:

"من یطع الرسول فقد اطاع الله" (النساء:۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی سو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا!

"اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجت مندوں محتاجوں اور مسکینوں کے لیے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔"

رسولؐ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ حاکم وقت نگراں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا ہر شخص اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا ہر عورت اپنے خاوند کے گھر میں

Scanned by CamScanner

نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا خادم اپنے آقا کے مال میں نگران ہے اور اس سے اس کی بابت دریافت کیا جائے گا تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔"

قیام عدل اور تعلیمات نبویؐ:

حضورؐ کی حیات طیبہ میں جو معاملات براہ راست آپ تک پہنچتے ہیں ان میں تو اللہ اور رسول کا منشا بتانے والے اور اس کے مطابق نزاعات کا فیصلہ کرنے والے آپ خود تھے۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ پوری مملکت اسلامیہ میں پھیلی ہوئی آبادی کو جو معاملات پیش آتے تھے وہ سب کے سب براہ راست حضور تک نہ پہنچائے جاتے تھے اور نہ آپ ہی سے شخصاً ان کا فیصلہ حاصل کیا جاتا تھا۔ رسولؐ خود بھی فیصلہ کیا کرتے اور عدل کے زریں اصول رسول نے وحی الٰہی کے ذریعے سکھائے۔

حدیث نبویؐ ہے کہ:

"رسولؐ نے معاذ بن جبل کو جب یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو ان سے پوچھا کہ کس طرح فیصلہ کرو گے۔ انہوں نے عرض کی اس ہدایت کے مطابق جو اللہ کی کتاب میں ہے، فرمایا: اگر کتاب میں نہ ملی تو عرض کی سنت رسول سے، فرمایا: اگر سنت رسول میں بھ نہ ملی تو عرض کی کہ میں اس میں اجتہاد کروں گا اور حق وصواب تک پہنچنے کی پوری پور کوشش کروں گا۔

تعلیمات نبویؐ اور جنگ وجدل:

نبی اکرمؐ کے غزوات، سرایا اور فوجی مہمات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کوئی شخص جو جنگ کے ماحول، پس منظر وپیش منظر اور آثار ونتائج کا علم رکھتا ہو یہ اعترا کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نبی اکرمؐ دنیا کے سب سے بڑے اور باکمال فوجی کمانڈر تھ آپ کی سوجھ بوجھ سب سے زیادہ درست اور آپؐ کی فراست اور بیداری سب

زدہ گہری تھی۔ آپ ؐ جس طرح نبوت و رسالت کے اوصاف میں سید المرسل اور خاتم الانبیاء ہے اسی طرح فوجی قیادت کے وصف میں بھی آپ ؐ یگانہ اور نادر عبقریت کے مالک تھے۔

غزوہ احد اور حنین میں جو کچھ افراد لشکر کے ساتھ پیش آیا اس کا سبب رسول اللہ کی کسی حکمت عملی کی خامی نہ تھی بلکہ اس کے پیچھے حنین کے کچھ افراد لشکر کی بعض کمزوریاں کارفرما تھیں اور احد میں آپ کی نہایت اہم حکمت عملی اور لازمی ہدایات کو نہایت فیصلہ کن لمحات میں نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

پھر ان دونوں غزوات میں جب مسلمانوں کو زک اٹھانے کی نوبت آئی تو آپ ؐ نے جس عبقریت کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ تھی۔ آپ ؐ دشمن کے مدمقابل ڈٹے رہے اور اپنی حکمت عملی سے اسے یا تو اس کے مقصد میں ناکام بنادیا۔ جیسا کہ احد میں ہوا۔ یا جنگ کا پانسہ اس طرح پلٹ دیا کہ مسلمانوں کی شکست، فتح میں تبدیل ہو گئی۔ جیسا کہ غزوہ حنین میں ہوا۔ حالانکہ احد جیسی خطرناک صورت حال اور حنین جیسی بے لگام بھگدڑ سپہ سالاروں کی قوت فیصلہ سلب کر لیتی ہے اور ان کے اعصاب پر اتنا بدترین اثر ڈالتی ہے کہ انہیں بچاؤ کے علاوہ کوئی اور فکر نہیں رہ جاتی۔

رسول اکرم ؐ نے جنگ کے لیے شریفانہ ضوابط بھی مقرر فرمائے اور اپنے فوجیوں اور کمانڈروں پر ان کی پابندی لازمی قرار دیتے ہوئے کسی حال میں ان سے باہر جانے کی قطعی اجازت نہ دیتے۔

جنگ کے کچھ اصول آپ نے مقرر کر دیئے تھے جیسا کہ عورتوں کی حرمت کا خیال کیا جائے گا۔ بچوں کو ناحق قتل نہیں کیا جائے گا، بیواؤں اور یتیموں کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ غرض کہ رسول ؐ جنگ کی حکمت عملی میں مکمل کمانڈر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے بنی نوع انسان کو علم وعمل کے ذریعے کائنات عالم میں برتری اور شرف عطا کیا۔ درود وسلام حضرت محمدؐ پر جو عرب وعجم کے سردار ہیں۔

معلم مصطفیٰ کی ذات پاک رہتی دنیا تک کی بشریت کے لیے مقدس مشعل راہ ہے۔ بعثت نبوی عظیم نعمت خداوندی بھی ہے اور رحمت ربی بھی ۔قرآن مجید شہادت دیتا ہے کہ:

"رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔"

جب ہم ایک مثالی معلم کا تصور کرتے ہیں تو بے ساختہ ہماری چشم تصور کے سامنے آنحضور کا سراپا درس وتدریس، علم وعمل غرض کہ ہر لمحہ حیات آ جاتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: "انما بعث معلما"

اگر اس حدیث مبارکہ کے متن پر غور کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پیغمبر اسلا کی بعث اور مقدس حیات کا اصل مقصد ہی صرف اور صرف درس دنیا اور سکھانا تھا وہ بحیثیت معلم قرآن پاک کی عملی تفسیر بن کر ہمارے سامنے رہے اور زندگی گزارنے کے ایسے زریں اصول ہمیں سکھا گئے کہ آج بھی دل وجد کرتا ہے اور یہی قربت الٰہی کا واحد اور بہترین ذریعہ ہے۔

میں نے اپنے دور میں بیشتر طالب علموں اور اساتذہ میں عجیب کشمکش اور بے چینی دیکھی ہے۔ طالب علم بے انتہا کوششوں کے باوجود اصل علم سے محروم ہیں اور اساتذہ اکرام انتھک محنتوں کے باوجود تعلیم وتدریس کا اصل مقصد پورا کر نہیں پاتے جس کی وجہ سے نئی نسل رفتہ رفتہ تباہی کے آخری دھانے پر پہنچ گئی ہے۔ اس کی اصل وجہ میرے نزدیک یہ ہے کہ مسلمان جو فطرت سے قریب ترین قوم ہے جس میں رسولؐ کو جو کہ خاتم انبیاء ہیں معبوث کیے گئے۔ آج وہی قوم اور نئی نسل غیر مذہبی

Scanned by CamScanner

۷۔ اطاعت رسول تو دور کی بات ہے نئی نسل کو تو اقوال رسولؐ کا بھی علم نہیں ہوتا۔

جبکہ محمد عربیؐ کی تعلیمات تو زندگی کے ہر گوشے پر حاوی ہیں چاہے وہ گھر سے متعلق ہوں یا کاروبار سے، زندگی سے موت تک، خوشی سے غم تک غرض کہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ تعلیمات نبوی سے خالی نہیں۔

سچ ہے تیرے اطوار کا ثانی نہ ملا
اس طور کے ایثار کا ثانی نہ ملا
ویسے تو ملے لاکھ نقوش تازہ
پر تیرے ایثار کا ثانی نہ ملا

بس اپنے رب سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں آپؐ جیسا شاگرد اور آپؐ ہی جیسا استاد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حواشی

۱۔ صحیح بخاری: الکتاب العلم
۲۔ ایضاً
۳۔ ایضاً
۴۔ ادب الدنیا والدین لابی احسن علی بن محمد بن حبیب لبصری الماوردی: مصطفیٰ القا: دارالکتب العلمیۃ: بیروت: لبنان: ص ۴۱
۵۔ نبی رحمت: سید ابوالحسن ندوی: مجلس نشریات اسلام کراچی: ص ۱۴۴
۶۔ مجلہ "فکر و نظر" موضوع المقالہ: اسوہ رسول کریم اور طریق و تربیت: کاتب محمد سلیم: جنوری ۱۹۸۹
۷۔ محسن انسانیت: نعیم صدیقی: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور: اشاعت تیرہویں: ۱۹۸۴ء: ص ۹۱

Scanned by CamScanner

۸۔ مجلہ: الحق: صاحب مقالہ رشید احمد ارشد: موضوع المقلة: عہد نبوی کا نظام تعلیم: اپریل ۱۹۸۱ء

۹۔ ماہنامہ ''المعارف'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور: صاحب القال: خالد محمود ترمذی موضوع ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت بے مثال معلم: جولائی ۱۹۹۱ء: ص ۵۷

۱۰۔ المصدر السابق

۱۱۔ غلام قادر: سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم: السیرہ العالمی شمارہ نمبر ۱۴۵: ص ۱۷۵

۱۲۔ انسان کامل: الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور: ص ۲۳۲

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ نقوش: رسول نمبر: جلد دوم: مدیر طفیل ادارہ فروغ ارادو: لاہور: ص ۱۱۰

۱۵۔ آنخضرت بحیثیت سپہ سالار: محمود شئست اردو ترجمہ: رئیس احمد جعفری: غلام علی اینڈ سنز: ص ۱۶۷

۱۶۔ غزوات رسول: بریگیڈئر گلزار احمد ضیاء القرآن پبلی کیشنز: لاہور، ص ۱۸۹

کتابیات

۱۔ القرآن الکریم

۲۔ سنن ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید: مختصر صحیح بخاری: دارالسلام للنشر و التوریخ: الریاض: ۲۰۰۱ء

۳۔ ادب الدنیا والدین لابی احسن علی بن محمد بن حبیب بصری الماوردی مصطفیٰ السقا: دارالکتب العلمیۃ: بیروت لبنان

۴۔ نبی رحمت: سید ابوالحسن ندوی: مجلس نشریات اسلام کراچی

۵۔ محسن انسانیت: نعیم صدیقی: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور

۶۔ انسان کامل: الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور

Scanned by CamScanner

۷۔ سیرۃ النبی کے درخشاں پہلو: الفصول فی سیرۃ الرسول تالیف: الامام العلامۃ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر الشافعی الدمشق: ترجمانی لغلام احمد مریدی: مکتبہ نعمانیہ

۸۔ آنحضرت بحیثیت سید سالار، محمود شیت :اردو ترجمہ: رئیس احمد جعفری شیخ غلام علی اینڈ سنز

۹۔ غزوات رسولؐ بریگیڈیر گلزار احمد : ضیاء القرآن پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور

۱۰۔ ماہنامہ ''البلاغ'' دارالعلوم کراچی

۱۱۔ ماہنامہ ''الحق'' دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۱۲۔ ماہنامہ ''المعارف'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

۱۳۔ ماہنامہ ''نعت رنگ'' نعت اکادمی کراچی

۱۴۔ السیرۃ العالمی: شمارہ نمبر۴

۱۵۔ نقوش رسول نمبر: مدیر طفیل ادارہ فروغ اردو، لاہور

Scanned by CamScanner